

اس میں میرزا انجانے تغافل کی شکایت کر رہے ہیں اور معلوم ہے کہ ان کے نزدیک جان کر تغافل کرنے کا بھی ایک مقام ہے۔ مثلاً :-

جان کر کیجے تغافل کہ کچھ امید بھی ہو یہ نگاہ غلط انداز تو سمجھے ہم کو

۳۔ شرح : اگر دل سلامت ہے تو اس دنیا میں صدموں کی کمی نہیں ہو سکتی، کیونکہ ہمارے محبوب جیسے تو بہت سے لوگ ہیں، جو جان کے خواہاں ہوں گے۔

مطلب یہ کہ جب تک دل انسان کے پہلو میں ہے، وہ احساس سے محروم نہیں ہو سکتا اور احساس ہی خوشگوار واقعات پر خوشی اور ناخوشگوار واقعات پر صدمے کا باعث ہوتا ہے۔ میرزا یہی کہنا چاہتے ہیں کہ جب تک دل پہلو میں ہے، ہمارے جان کے خواہاں سیکڑوں پیدا ہو جائیں گے۔

۴۔ شرح : ہم پریشان ہو کر بھی اپنا دل سنبھالے رہیں گے اور جمعیت خاطر کو ہاتھ سے نہ دیں گے۔ گویا ہم محبوب کی زلف پر لیشاں کے پیرو بن جائیں گے، جو پریشانی کے باوجود یکجا رہتی ہے۔

۵۔ شرح : ہمیں نصیب کی گردش نے ناامید کر رکھا ہے۔ بہ این ہمہ دل کے گوشے گوشے میں اب بھی بہت سے ارمان موجود ہوں گے۔

۶۔ شرح : ابھی تک تو جسم میں خون ہے اور اس کی وجہ سے آنسوؤں کا ہنگامہ گرم نظر آتا ہے، لیکن یہی حالت جاری رہی تو جسم کا خون آنسوؤں میں بہہ کر ختم ہو جائے گا۔ پھر نالہ دل سے اٹھیں گے تو ہر طرف شعلے برسائیں گے، یعنی آگے چل کر ان کی وجہ سے گرمی ہنگامہ قائم رہے گی۔

۷۔ لغات : تنفر : نفرت۔

عمر گریزاں : بھاگ جانے والی عمر یعنی چند روزہ عمر۔

شرح : اے عمر، جو اب گریزاں ہے، تو نے ہم سے عہد وفا باندھا تھا اور اس دنیا میں لائی تھی۔ اب ہم سے اتنی نفرت ہو گئی کہ ساتھ